عبدالخالق توقیر،محمود احمد سیاف☆

اخبار الجامعة

تعلیمی سرگرمیاں

جدید دور میں عصری علوم کی اہمیت مسلمہ ہے جس کا کسی بھی طور پر انکار ممکن نہیں۔علوم جدیدہ کی اسی اہمیت کے پیش نظر ادارہ ہذا عرصہ دراز سے دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری علوم پر بھی خاصی توجہ مرکوز کیے ہوئے ہے۔چنانچہ امسال ایف اے پارٹ وَن کے ۱۳ طلبا اور پارٹ ٹو کے ۱۲ طلبا سالانہ امتحان میں شریک ہوئے جن کے رزلٹ کا آنا ابھی باقی ہے جب کہ طلبا نتائج کے اعلان کا انتظار کیے بغیر، فرصت کے لمحات کو قیمتی جانتے ہوئے اگلی کلاسز میں تعلیم کا سلسلہ شروع کر چکے ہیں۔

کمپیوٹر لیب

جیسا کہ قارئین کرام جانتے ہیں کہ آج کل کمپیوٹر کا بول بالا ہے۔چنانچہ جدید دور کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے انتظامیہ جامعہ ہذا نے ایک خوبصورت کمپیوٹر لیب قائم کی ہے جس کیلئے دو بہترین ٹیچرز کا اہتمام کیا ہے، جس میں ادارہ کے طلبا کی تربیت کا سلسلہ جاری ہے۔

امتحانی سرگرمیاں

جامعہ کا سالانہ امتحان ۵/اگست سے شروع ہو رہا ہے، جس کی تیاری کیلئے طلباء رات گئے تک مطالعہ میں مصروف رہتے ہیں انتظامیہ نے طلبا کے جوش وخروش کے پیشنظر عارضی طور پر عصری علوم کی کلاسز ختم کر کے عصر کی نماز کے بعد بھی ایک گھنٹہ ۳۰ منٹ مطالعہ کا آغاز کیا ہے۔(جس کا اعلان مدیر التعلیم جناب حسن مدنی صاحب نے ۱۵/جولائی ۲۰۰۸ء بروز منگل بعد نماز ظہر کیا)

یاد رہے کہ جامعہ کے سالانہ امتحانات کے نتائج پر ایک خوش قسمت طالب علم کو حج جب کہ تین طلباء کو عمرہ کے ٹکٹ دیئے جائیں گے۔(ان شاء اللہ) جس کی وجہ سے طلبا میں زبردست مقابلہ کی فضا پائی جارہی ہے۔امتحانات کے ساتھ ہی جامعہ نے نتائج کی تاریخ کا اعلان نوٹس بورڈ پر لگا دیا ہے۔۵/اگست کو امتحانات شروع ہو کر ۱۴/اگست تک جاری رہیں گے اور اس کے متصل بعد امتحانات

☆ متعلمین ثالثہ کلیہ القرآن واُولیٰ کلیہ القرآن، جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

کا نتیجہ سنا دیا جائے گا۔

تعمیراتی سرگرمیاں

جامعہ کی تعمیراتی سرگرمیاں اپنے اختتامی مراحل میں ہیں، ٹائلٹ اور باتھ تین حصوں میں منقسم ہیں جن میں سے دو حصوں کی از سر نو تعمیر شروع ہو چکی ہے جبکہ تیسرے حصے کو ان دو کے مکمل ہونے تک مؤخر کر دیا گیا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ پانی کی نئی سپلائی لائن بچھائی جا چکی ہے تا کہ طلبا کو ہر قسم کی آلودگی سے پاک پانی کی فراہمی ممکن بنائی جا سکے۔اسی طرح دوسری منزل پر چھ فٹ پردے کئے جا چکے ہیں اور مزید ۸ واش روم اور بیسن وغیرہ کا انتظام کر دیا گیا ہے اور مینار کے ذریعہ سے دوسری منزل تک سیڑھیاں چڑھائی گئی ہیں۔ کلیۃ القرآن کے دفتر کے ساتھ ایک اور کمرے کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے جس میں تزئین وآرائش کے دیگر لوازمات کا اہتمام بھی کر دیا گیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ شعبہ حفظ کا دفتر بھی اصلاحات کے نتیجے میں دیدنی ہو چکا ہے۔ جامعہ کی شمالی جانب ایک اور گیٹ لگا دیا گیا ہے تا کہ تعمیراتی سرگرمیوں میں حائل رکاوٹیں دور کی جا سکیں اور اسی طرح مسجد کا ایک حصہ جو دھوپ اور گرمی کی شدت کی وجہ سے نمازیوں کیلئے ابتلا وآزمائش بنا ہوا تھا، پر سائبان کا اہتمام کر دیا گیا ہے۔

ساؤنڈ سسٹم

کافی دیر سے مسلسل سپیکر کا مسئلہ چلا آ رہا تھا، کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں ہو پا رہا تھا جس کی وجہ سے انتظامیہ نے طلبا و مسجد کے لئے ایک بہترین ساؤنڈ سسٹم کی فراہمی کو یقینی بنایا ہے جس کی کل لاگت پچاس ہزار روپے سے زائد ہے۔

تعطیلات موسم گرما

گرمی کی شدت اور بڑھتی ہوئی لوڈشیڈنگ کے پیش نظر جامعہ میں ۲۶/ جون ۲۰۰۸ء بروز جمعرات تا ۱۱/ جولائی ۲۰۰۸ء بروز جمعہ تک تعطیلات جاری رہیں۔ بروز جمعہ ۱۲/ جولائی ۲۰۰۸ء کو باقاعدہ کلاسز کا آغاز ہوا۔

عشر مہم

عشر مہم کے بارے میں نماز ظہر کے بعد ایک چھوٹی سی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں مولانا محمد شفیع طاہر ﷾ اور وکیل الجامعہ جناب مولانا رمضان سلفی ﷾ نے اپنے اپنے انداز میں طلبا کو عشر مہم کی ترغیب دی۔ عشر مہم اس سال مسابقہ کی شکل اختیار کر گئی۔ ۱۲۰۰ روپے یا زائد لانے والے طلبا میں

بہترین سوٹ تقسیم کیئے گئے۔

بزم اُدب

۱۶؍جولائی ۲۰۰۸ء کی ایک خشک شام کو مسجد فاطمہ کے صحن میں شعبہ اَتقان کی طرف سے حسب روایت نہایت ہی شاندار انداز میں پروگرام منعقد کیا گیا۔ اسٹیج کو کرسیوں و بینر کے ذریعہ احسن انداز میں سجایا گیا۔ نقابت کے فرائض محمد ساجد نے سرانجام دیے اور کہا کہ اسلام نے ہمیں اخوت کی لڑی میں پرو دیا ہے اس لئے اپنے بھائی کی عزت و آبرو کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ لہٰذا ابتدائی کلاس ہونے کی وجہ سے ہماری غلطیوں پر حوصلہ شکنی کی بجائے حوصلہ اَفزائی کی جائے۔ باقاعدہ پروگرام کا آغاز قاری عبدالخالق صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ قاری صاحب نے پرسوز اور دلگداز انداز میں تلاوت کی کہ سماں بندھ گیا۔ نعت رسول مقبول ﷺ کیلئے جناب عبدالمقیت صاحب کو دعوت دی گئی۔ انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں گلہائے عقیدت نچھاور کئے۔ اس کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا تو سب سے پہلے مقرر آصف اسماعیل نے محبت رسول ﷺ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ محبت کیلئے ادب لازی اَمر ہے۔ اگر اس کے برعکس ہوا تو صرف خالی نعرے ہیں۔ نبی ﷺ کی محبت کیلئے اتنا اَدب ہو کہ آواز بھی اونچی نہ ہو۔ والدین کے ساتھ محبت کا نتیجہ یہ ہو کہ ادب کی وَجہ سے اُف تک نہ کہا جائے۔

دوسرے مقرر طارق فاروقی تھے جنہوں نے نماز جیسے اہم فریضہ پر لب کشائی کرتے ہوئے کہا کہ اسلام میں کوئی حکم، کوئی فرض ایسا نہیں جس کا فائدہ اور حکمت نہ ہو اسی طرح نماز کے دیگر فوائد کے ساتھ ساتھ ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ نماز منکرات سے روکتی ہے۔ اسی طرح نماز کی اہمیت پر بات کرتے ہوئے کہا کہ نماز دین کے بنیادی ارکان میں سے ہے۔ نماز کے فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ تعصب ختم ہو جاتا ہے اور تمام لوگ ایک صف میں کھڑے ہو کر یکساں دکھائی دیتے ہیں۔ تیسرے مقرر بلال حنیف تھے جنہوں نے احترام مسجد کے موضوع کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ احترام مسجد، احترام الٰہی کے مترادف ہے۔ آج مسلمانوں کی کوتاہیوں کی وَجہ سے کفار مساجد کو گرا رہے ہیں، لہٰذا اپنی غلطیوں کو دور کرنا ہوگا۔ چوتھے مقرر شعیب خان تھے، جنہوں نے خطیبانہ انداز میں ذکر الٰہی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ذکر الٰہی اتنی بڑی فائدہ کی چیز ہے کہ جس سے قلوب نرم ہوتے ہیں اور انسان کو سکون ملتا ہے۔ آنکھوں کا سمندر اُمڈ آتا ہے جو گناہوں کو بہا کر دور پھینک دیتا ہے۔ ذکر الٰہی عقل مندی کی علامت ہے۔ ذکر الٰہی کی وجہ سے اللہ فرشتوں میں اس بندے کا ذکر کرتے ہوئے ان کو گواہ بنا کر گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ پانچویں نمبر پر نعمان کو حیا جیسے عظیم موضوع پر گفتگو کی دعوت دی

گئی۔ انہوں نے کہا جب حیا جیسی اعلیٰ صفت کسی انسان سے چھن جاتی ہے تو پھر انسان أسفل السافلین میں شمار ہونے لگتا ہے۔ حیا کے درجے بیان کرتے ہوئے کہا کہ سب سے پہلے اللہ ورسول ﷺ سے حیا کرتے ہوئے معاصی سے بچنا ہوگا۔فرشتوں سے حیا کرنا ہوگا پھر انسانوں سے حیا کرنا ہوگا۔ نبی کریم ﷺ،سلف صالحین کے حیا پر لب کشائی کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں ان کا اسوۂ حسنہ اپنانا ہوگا۔

محفل کو گرمانے اور دلوں کی بنجر زمین کو سیراب کرنے کیلئے استاد محترم عارف بشیر صاحب کو تلاوت کلام الٰہی کیلئے دعوت دی گئی۔ انہوں نے سورہ نصر کی آخری آیات ایسے دردِ دل کے ساتھ تلاوت کیں اور قلوب وأذہان پر ایسی موثر ہوئیں کہ معلوم ہوتا تھا نزولِ قرآن اب ہورہا ہے۔ پروگرام کا مزہ دوبالا کرنے کیلئے عظیم اللہ کو نعت رسولِ مقبول ﷺ کیلئے دعوت دی گئی۔ انہوں نے اپنے مخصوص انداز اور خاص کلام کے ذریعہ حضور گرامی کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا۔

دوبارہ پھر تقاریر کا سلسلہ شروع کیا گیا۔عبدالرحمٰن کو دعوت دی گئی تو انہوں نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اپنے آپ کو ایمان اور عزم کے زیور سے آراستہ کرنا ہوگا۔ عظیم ہستیوں کی سیرت بیان کرتے ہوئے کہا کہ ان کی زندگیوں کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ان میں ایمان اور عزم کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔الغرض اعلیٰ منازل اور عظیم مقاصد کو پانے کیلئے ایمان اور عزم لازمی اَمر ہے۔

اسکے بعد جناب عدنان اور چاچا منظور نے بالترتیب خطاب کیے۔چاچا منظور نے اطاعت رسول ﷺ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ عدم اطاعت رسول ﷺ سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔تمام اعمال کی اَساس اور بنیاد اطاعت رسول ﷺ ہے۔طریقہ نبویؐ کے علاوہ عبادت شریعت سازی کے مترادف ہے لہٰذا اطاعت رسول ﷺ لازمی امر ہے۔اگلے مقرر جناب وقاص احمد تھے جنہوں نے پنجابی زبان میں سیرت رسول ﷺ پر مختصر وقت میں اعلیٰ خیالات کا اظہار کیا۔

تبصرہ

آخر میں بزم کے انچارج مولانا اسحاق صاحب نے تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ پروگرام سال کے اچھے پروگراموں میں سے ایک ہے۔ ابتدائی کلاس کے طلبا نے مبتدی ہونے کے باوجود اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ چنانچہ انتظامیہ کی طرف سے بچوں کی حوصلہ افزائی کیلئے بالترتیب شعیب خان، طارق فاروقی اور نعمان کو انعام سے نوازا گیا۔چھوٹے بھائیوں کی محنتِ عظیمہ دیکھتے ہوئے بڑی کلاس رابعہ کلیہ نے اپنے بھائیوں کو خصوصی انعام دیا اس طرح یہ مجلس احسن انداز میں اختتام پذیر ہوئی۔

طلباء کا اعزاز

عصر حاضر میں میڈیا بنیادی ستون کی حیثیت رکھتا ہے جو کسی ملک کی سیاسی ونظریاتی راہ کو متعین کرنے میں انتہائی اہمیت کا حامل ادارہ ہے۔ صحافتی میدان علمائے حق کا کردار انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ اسی اہمیت وضرورت کے پیش نظر مختلف اوقات میں علما اپنے فریضہ کو سرانجام دیتے رہے ہیں، لیکن اس میدان میں بوجوہ غلط فکر کے حاملین کا کردار زیادہ موثر رہا ہے۔ جامعہ کا اعزاز ہے کہ ثالثہ کلیہ کے طالبعلم کامران ایوب صاحب دن نیوز پر حمد ونعت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں جبکہ ثالثہ کلیہ ہی کے آصف جاوید جورُشد کی انتظامیہ میں بھی شامل ہیں، مختلف چینلز پر اسلامی فکر کا دفاع کرتے نظر آتے ہیں۔

الوداعیہ

جامعہ لاہور الاسلامیہ کی بہت سی درخشندہ اور تابندہ روایات میں سے ایک ہر سال کے آخر میں جامعہ کی کلاس ثالثہ کلیہ کی طرف سے آخری کلاس 'رابعہ کلیہ' کے اعزاز میں الوداعی پروگرام کا انعقاد ہے۔ اسی روایت کو جاری رکھتے ہوئے ۲۳ر جولائی ۲۰۰۸ء کو ثالثہ کلیہ نے رابعہ کلیہ کے اعزاز میں الوداعیہ پیش کیا۔ ثالثہ کلیہ کے بھائیوں کی اس پروگرام کیلئے انتھک محنت اور تیاری نے اسے جامعہ کی تاریخ میں ہونے والے تمام ممتاز الوداعی پروگرامز میں شامل کر دیا۔

انہوں نے منگل کی شب پروگرام کا اشتہار تیار کرنے میں صرف کی اور ایک منفرد اور خوبصورت اشتہار تیار کیا۔ بدھ کی علی الصبح یہ اشتہار مخصوص مقام پر نصب کر دیا گیا جس کو پڑھتے ہی طلبا کے جوش وخروش میں غیر معمولی اضافہ ہوا اور وہ اشتہار میں درج رنگا رنگ پروگرامز کا بے چینی سے انتظار کرنے لگے۔

نمازِ مغرب سے پہلے ہی سٹیج تیار ہو چکا تھا جو اپنی مثال آپ تھا۔ سٹیج مسجد کے صحن میں دیوار کے ساتھ تیار کیا گیا تھا۔ ٹیبلز اور ڈائس پر رکھے گلدستے خوبصورتی میں مزید اضافہ کر رہے تھے۔ چاروں طرف جہازی سائز کے خوبصورت بینرز آویزاں تھے جو ماحول کو دیدنی بنا رہے تھے۔ سٹیج کے دائیں جانب رابعہ کلیہ کے طلبا کیلئے مخصوص نشستیں تھیں جب کہ بائیں جانب پروگرام کی کمپیوٹر ریکارڈنگ اور ساؤنڈ سسٹم کیلئے نشست رکھی گئی تھی۔ سٹیج پر فضیلۃ شیخ مولانا محمد رمضان سلفی صاحب، مولانا عبد السلام ملتانی صاحب، محترم جناب شفیق مدنی صاحب، مولانا عبد الرشید خلیق صاحب، محترم جناب مولانا رحمت اللہ صاحب، محترم جناب ڈاکٹر حافظ حسن مدنی صاحب، محترم جناب قاری فیاض صاحب، محترم جناب قاری حمزہ مدنی صاحب، محترم جناب مولانا شفیع طاہر صاحب، محترم جناب قاری خالد

صاحب،محترم جناب مولانا اسحاق طاہر صاحب اور دیگر اساتذۂ کرام تشریف فرما تھے۔نمازِ مغرب کی ادائیگی کے فوراً بعد پروگرام کا آغاز کر دیا گیا۔کمپیئرنگ کے فرائض جناب عبد الباسط رسولنگری صاحب سرانجام دے رہے تھے۔انہوں نے پروگرام کو کلامِ مقدس سے شروع کرنے کیلئے جناب قاری عصام الدین صاحب کو دعوت دی جنہوں نے اپنی پرسوز آواز میں تلاوت کلام پاک سے سامعین کے دلوں کو منور کیا۔

تلاوت کے بعد حمد باری تعالیٰ پیش کرنے کیلئے قاری کامران ایوب صاحب کو دعوت دی گئی جنہوں نے اپنی انتہائی خوبصورت آواز اور منفرد انداز میں حمد باری تعالیٰ پیش کی اور سامعین کے قلوب کو رب لم یزل کی یاد سے سرشار کر دیا۔اس کے بعد ابتدائی کلمات کیلئے جناب سلیمان الٰہی نیر صاحب کو دعوت دی گئی جنہوں نے خطبہ مسنونہ کے بعد ایک طالبعلم کے جامعہ میں آنے کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''ہم نے گھربار چھوڑ کر اساتذہ کا دامن اس لیے تھاما تھا تاکہ وہ ہمیں علم کی مشعل تھما کر راہِ راست پر گامزن کریں اور آج ہم اپنے رابعہ کلیہ کے بھائیوں کو مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب ہو چکے ہیں۔''

ابتدائی کلمات کے بعد جناب عرفان جامی صاحب نے کوئز پروگرام پیش کیا۔کوئز پروگرام کے لیے دو ٹیمیں تشکیل دی گئی تھیں جنہیں سیرتِ نبوی کے موضوع پر ایوارڈ یافتہ کتاب 'الرحیق المختوم' میں سے پوچھے جانے والے سوالات کے جوابات دینا تھے۔ہر ٹیم سے ۱۲ سوالات کیے گئے۔ٹیم اے میں محمد عباس، بنیامن تبسم، رمضان شاہد، عبداللہ آسی، جب کہ ٹیم بی میں عبد القادر، عبد القدوس، رمضان سلفی، غلام مرتضیٰ شامل تھے۔مقابلہ انتہائی دلچسپ رہا اور ٹیم بی نے دو پوائنٹ سے برتری حاصل کی۔جیتنے والی ٹیم کو فوری انعام دیا گیا۔

پروگرام لمحہ بہ لمحہ اپنے عروج کی طرف بڑھ رہا تھا چنانچہ 'کوئز مقابلے' کے بعد ایک دلچسپ پروگر[illegible] پیش کیا گیا جس کے میزبان مبارک حسن صاحب تھے اور مقابلہ میں شرکت کر[illegible] طلبا جناب شکیل بٹ صاحب اور جناب عبد الجبار صاحب تھے۔جناب شکیل بٹ صاحب کو عربی کے حروف تہجی الٹے پڑھنا تھے جبکہ جناب عبد الجبار صاحب کو الٹی گنتی پڑھنے کو کہا گیا۔دونوں کے پاس ایک ایک منٹ کا دورانیہ تھا۔اس مقابلہ میں جناب شکیل بٹ صاحب فاتح قرار پائے اور انعام حاصل کیا۔

U-Turn کے بعد مقابلہ بیت بازی شروع کیا گیا جس کے میزبان جناب ایس اے رانا صاحب تھے۔مقابلہ میں دو ٹیموں نے شرکت کی۔اے ٹیم میں محمد حسین، جمیل ڈوگر، محمد عرفان جب کہ ٹیم بی میں عبد الغفور ساقی، امیر معاویہ مبارک حسن شامل تھے۔ہر ٹیم کو دوسری ٹیم کی طرف سے پیش

کردہ شعر کے آخری حرف سے شعر پڑھنا تھا۔ میزبان ایس اے رانا صاحب نے مقابلے کا آغاز غالب کی غزل سے کیا جس کا آخری شعر کچھ یوں تھا:

کچھ تو ہم کہتے کہ لوگ کہتے ہیں
آج غالب غزل سرا نہ ہوا

چنانچہ ٹیم اے کو الف سے شروع ہونے والا شعر پڑھنے کو کہا گیا اور یوں دونوں ٹیموں کے درمیان مقابلہ شروع ہو گیا۔ مقابلہ انتہائی دلچسپ رہا اور ٹیم اے نے برتری حاصل کی۔ اس کے بعد Talk show کا آغاز کیا گیا جس میں میزبان 'دن' ٹی وی کی شخصیت جناب آصف جاوید صاحب تھے اور مہمان جناب ارشد کاشمیری صاحب تھے۔ مکالمے کا عنوان ''منکرین حدیث کے اعتراضات اور ان کا جواب'' تھا۔ جناب ارشد کاشمیری صاحب نے میزبان کے چبھتے ہوئے اعتراضات کے انتہائی شاندار اور علمی جوابات دیئے۔

بعد ازاں پروگرام 'لپکا لپکی' پیش کرنے کیلئے میزبان جناب اے کے بزمی صاحب اور مقابلے میں شریک طلبا جناب عبد الغفور ساقی اور جناب محمد جمیل ساعدی کو دعوت دی گئی۔ دونوں طلبا کو سٹیج کے سامنے لٹکے ہوئے سیب ہاتھوں کی مدد کے بغیر کھانا تھے۔ ان کے پاس ایک منٹ کا وقت تھا۔ جناب اے کے بزمی صاحب نے دونوں فریقوں کو ایک دوسرے کے خلاف خوب بھڑکایا اور دونوں طلبا نے خوب کوشش کی، لیکن سیبوں کا بال بھی بیکا نہ کر سکے۔ مقابلے کے فریقین کو ایک ایک آم بطور انعام دیا گیا۔

اس کے بعد جناب قاری کامران صاحب کو رسالت مآب ﷺ کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرنے کیلئے دعوت دی گئی جنہوں نے نعتِ رسول ﷺ سے سامعین کے قلوب کو بہارِ نو کا پیغام دیا۔

پھر ثالثہ کلیہ کے جناب عبد الخالق توقیر صاحب نے الوداعی تقریر پیش کی۔ انہوں نے اپنی تقریر موضوع کی مناسبت سے اقبال کے شعر

ہوتا ہے کوہ ودشت میں پیدا کبھی کبھی — وہ مرد جس کا فقر، خزف کو کرے نگیں
تو اپنی سرنوشت اب اپنے قلم سے لکھ — خالی رکھی ہے خامۂ حق تیری جبیں
یہ نیلگوں فضا جسے کہتے ہیں آسماں — ہمت ہو تو پر کشا تو حقیقت میں کچھ نہیں

سے شروع کی۔ تمہید میں انہوں نے کہا کہ کسی بھی تحریک، جماعت اور نظریہ کو پڑھنے کیلئے ایک مرکز اور محور کی ضرورت ہوتی ہے۔ مرکز کے ساتھ ساتھ رابطہ مرکز بھی لازمی امر ہے لہٰذا جب ہم یہاں سے فارغ ہو کر جائیں تو اس بات کو ہر وقت اپنے ذہنوں میں تازہ رکھیں۔ العلماء ورثة الأنبياء کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ہم انبیاء کے وارث اس وقت ہی بن سکتے ہیں جب

حصول علم کے بعد مشن انبیاء (تبلیغ) پر کار بند ہوں۔صرف آٹھ یا چھ سالہ کورس مکمل کر لینے سے ہم وارثان انبیاء کہلانے کے حق دار نہ ہوں گے۔اگر افراد کی صورت میں نتیجہ نہیں بھی نکلتا تو کوئی بات نہیں کیونکہ وہ انبیاء جن کی امت نہ ہونے کے برابر تھی کیا وہ اپنے مقاصد میں کامیاب نہ ہوئے؟ یقیناً ہوئے۔

مزید انہوں نے مروّجہ طریقہ تبلیغ میں عملی اور علمی غلطیوں پر کھل کر بات کی اور اسی طرح استقامت پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ حالات جیسے بھی ہوں،مشکلات جتنی بھی ہو،طوفانوں کا زور منہ توڑ ہی کیوں نہ ہو،ہم نے ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہے اور جدید مسائل کو بڑی ہی عقلمندی کے ساتھ سلجھانا ہے۔انبیا اور اسلاف کی سیرتوں کا مطالعہ کرتے ہوئے وہ سنہری دَور دوبارہ لانا ہے جس پر اغیار بھی رشک کرتے تھے اور مسلمانوں کے عروج کا دور تھا۔

اس کے بعد رابعہ کلیہ کے امیر زاہد ہمدانی صاحب نے طلباء کو نصیحتیں فرمائیں اور اپنے جذبات واحساسات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں ایک طرف تو مشفق اساتذہ کرام اور طلبا بھائیوں سے جدائی کا غم ہے لیکن دوسری طرف ہمارے دل ﴿الْاَخِلَّاۗءُ يَوْمَىِٕذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ﴾ [الزخرف:٦٧] کی روشنی میں مطمئن ہیں کہ ہماری یہ دوستی اور تعلق چونکہ اللہ کیلئے تھا اس لیے یہ ایک پائیدار تعلق ہے جو اس دن بھی باقی رہے گا جب دوست دشمن ہو جائیں گے۔

آخر میں انہوں نے اس نصیحت کے ساتھ اپنی بات کو ختم کیا کہ ایک دینی ادارہ میں اس قدر طویل عرصہ حصول علم میں مصروف رہنا اس بات کا مقتضی ہے کہ ہم اپنی باقی ماندہ تمام زندگی خدمت اسلام کے لیے وقف کر دیں اور دین اسلام کی سر بلندی کے لیے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔اس کے بعد ثالثہ کلیہ کی طرف سے رابعہ کلیہ کے تمام بھائیوں کو کتب کے تحائف پیش کیے گئے جو محترم اساتذہ کرام مولانا محمد رمضان سلفی صاحب،مولانا محمد شفیق مدنی صاحب،مولانا عبدالسلام صاحب،پروفیسر مولانا عبدالرشید خلیق صاحب اور مولانا رحمت اللہ صاحب نے اپنے دست ہائے مبارک سے رابعہ کلیہ کے بھائیوں میں تقسیم کیے۔پروگرام کے اختتام میں مدیر التعلیم جامعہ جناب ڈاکٹر حافظ حسن مدنی صاحب کو اختتامی کلمات کے لیے دعوت دی گئی۔انہوں نے فرمایا کہ

> ”آپ رب ذوالجلال کے چنیدہ اور برگزیدہ لوگ ہیں کیونکہ آپ اصحاب صفہ کے جانشین اور انبیا کے ورثا ہیں اور ہماری یہ جامعہ دراصل جامعہ صفہ کا ہی ایک تسلسل ہے۔انہوں نے رابعہ کلیہ کے طلبا کو پیغام دیتے ہوئے فرمایا آپ کو جس عظیم مشن کیلئے تیار کیا گیا ہے آپ اپنی آخری سانس تک اس کے لیے محنت کرتے رہنا۔“

انہوں نے مزید فرمایا کہ

''جامعہ میں تعلیمی مرحلہ مکمل کرنے کے بعد ہمارا آپ کے ساتھ تعلق ختم نہیں ہوا بلکہ آپ کو جب بھی عملی زندگی میں کوئی مشکل پیش آئے تو ادارہ آپ کے ساتھ ہر قسم کے تعاون کیلئے تیار رہے گا۔ طلبا کیلئے نیک دعاؤں اور تمناؤں کے ساتھ انہوں نے اپنی گفتگو کو ختم کیا۔''

اس کے بعد اذان ہوئی، نماز عشاء ادا کی گئی۔ نماز عشاء کے بعد رابعہ کلیہ کے تمام طلبا اور اساتذہ کرام کے لیے شاندار عشائیے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس طرح عظیم الشان الوداعیہ اور عشائیہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

جنریٹر کا اہتمام

آج کل کی بڑھتی ہوئی لوڈ شیڈنگ کے پیش نظر اور اپنے روحانی بیٹوں کی ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے جامعہ کی انتظامیہ نے ایک بہت بڑے گیس جنریٹر کا اہتمام کیا ہے۔ جس پر تقریباً ۸ لاکھ لاگت آئی ہے۔ جس سے بجلی کی دیگر ضروریات کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ A.C چلانے کا کام بھی لیا جاتا ہے۔ اس طرح اب جامعہ میں کوئی وقت بھی ایسا نہیں جب بجلی نہ ہو۔

تقریبات

ہر ادارہ کی روایت ہے کہ سال کے آخر میں اپنے ان روحانی بیٹوں کے اعزاز میں تقریب کرتا ہے جو عملی زندگی میں قدم رکھ رہے ہوں۔ جامعہ رحمانیہ بھی کئی سال سے اسی روایت پر گامزن ہے، لیکن امسال بعض وجوہات کی بنا پر تقریب بخاری ادارہ اور تقریب سبعہ عشرہ کو رمضان کے بعد تک موخر کر دیا گیا ہے۔ اِن شاء اللہ رمضان کے بعد ادارہ حسب سابق اسی جوش وخروش اور شان وشوکت سے تقریبات کا انعقاد کرے گا۔

☆ ...... ☆ ...... ☆